S_1999_4_255_259

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1999 ایس یو پی پی 4ایس سی آر

ریاست یو۔پی۔

بنام۔

ادے ناراین اور دیگر

1نومبر1999

جی۔بی۔پٹنائک اور ایم۔بی۔شاہ،جسٹسز

بدعنوانی کی روک تھام کا قانون 1947/تعزیراتی ضابطہ 1860/فوجداری ضابطہ 1973: دفعات 8، 10، 13(2) جسے دفعات 13(1)(ڈی)/دفعات 120-بی/دفعات 239 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے-بدعنوانی اورفوجداری سازش کے الزام میں مدعاعلیہان-ٹرائل کورٹ کے ذریعے خارج کرنے کی درخواست-نظرثانی میں چیلنج-نظرثانی کی اجازت دی گئی اور مدعاعلیہان کو فارغ کر دیا گیا-اپیل پر منعقد: عدالت عالیہ اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کرگئی-استغاثہ کے ذریعے پیش کردہ شواہد اور مواد کو خارج کرنے کی درخواست کے مرحلے پر اسکین نہیں کیا جا سکتا-ایک نجی فرد پر بھی ایکٹ کے تحت مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔

مدعاعلیہ نمبر 1 کسٹمز کا ایڈیشنل کلکٹر تھا اور مدعاعلیہ نمبر 2 ایک نجی فرد تھا۔ پولیس کو موصولہ اطلاع کی بنیاد پر کہ آر-1 اور آر-2 کے درمیان کچھ غیر قانونی لین دین ہونے والا ہے، پولیس کی طرف سے ایک جال بچھایا گیا۔ واقعے کے دن جب آر-2 ہوائی جہاز سے باہر نکلا اور ہوائی اڈے کی لابی میں داخل ہوا تو اس کا استقبال آر-1 نے کیا۔ دونوں کے درمیان کچھ بات چیت کے بعد، آر-2 آر-1 کی ذاتی کار میں چلا گیا جسے پولیس حکام نے روک لیا اور 2 لاکھ روپے کی رقم آر-2 کے بیگ سے وصول کی۔ یہ مبینہ گیا تھا کہ آر-1 نے پہلے آر-2 کو ٹیلی فون کیا تھا اور اسے ضروری کاغذات اور 2 لاکھ روپے کی رقم کے ساتھ آنے کو کہا تھا۔ جے پور میں زیر التواء کیس کو حل کرنے کے لیے 2 لاکھ روپے۔ دونوں مدعاعلیہان کے خلاف دفعات 8، 10، 13(2) کے ساتھ ساتھ بدعنوانی کی روک تھام کے قانون کی دفعات 13(1)(ڈی) اور آئی پی سی کی دفعات 120-بی کے تحت چارج شیٹ دائر کی گئی تھی۔ مجموع ضابطہ فوجداری اخلاق 1973 کی دفعات 239 کے تحت خارج کرنے کے لیے مدعاعلیہان کی درخواست کو خصوصی جج نے مسترد کر دیا۔ مذکورہ حکم کو چیلنج

کرنے والی نظر ثانی کی اجازت دی گئی۔اس لیے ریاست کی طرف سے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ عدالت عالیہ نے تحقیقات کے دوران ریکارڈ کیے گئے بیانات کی تفصیل سے جانچ پڑتال کی تھی اور اسکین کرنے اور اسے منتقل کرنے کے بعد غلط طریقے سے رائے تشکیل دی تھی کیونکہ خارج کرنے کی درخواست پر غور کرنے کے مرحلے پر قانون کے تحت اس کی ضرورت نہیں تھی۔مدعا علیہان نے استدلال کیا کہ اگر عدالت کو کافی حد تک یقین ہے کہ استغاثہ کی طرف سے پیش کردہ مواد پر غور کرنے پر مقدمہ عدم سزا میں ختم ہو جائے گا تو عدالت کا قیمتی وقت صرف باضابطہ طور پر مکمل کرنے کے مقصد سے مقدمے کی سماعت کے انعقاد کے لیے ضائع نہیں کیا جانا چاہیے۔مستقبل کی تاریخ پر نتیجہ اخذ کرنے کا طریقہ کار۔یہ بھی دلیل دی گئی کہ آر-2،سرکاری ملازم نہ ہونے کے ناطے،ایکٹ توضیعات کے تحت مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا تھا۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد:1. عدالت عالیہ نے استغاثہ کی طرف سے پیش کردہ شواہد اور مواد کی جانچ پڑتال اور جانچ پڑتال پر تفصیلی دلائل پیش کر کے ملزم افراد کو بری کرنے میں سنگین غلطی کی۔عدالت عالیہ کے فیصلے کا محض جائزہ لینے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت عالیہ نے ملزموں کو بری کرنے کا حکم دیتے ہوئے اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کیا گویا کہ وہ سزا کے حکم کے خلاف اپیل میں بیٹھا ہو۔(258-ایف،جی)

ستیش مہرا بنام دہلی انتظامیہ اور ایک اور (1996)9ایس سی سی 766 کا حوالہ دیا گیا۔

2. آر-2،اگرچہ کسی سرکاری ملازم پر بدعنوانی کی روک تھام کے قانون توضیعات کے تحت مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا۔اس طرح،اس دلیل میں کوئی طاقت نہیں ہے کہ آر-2،سرکاری ملازم نہ ہونے کے ناطے،ایکٹ توضیعات کے تحت مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا تھا۔(258-ایچ:259-اے)

پی نلمل وغیرہ بنام ریاستی نمائندے بذریعہ انسپکٹر آف پولیس،(1996)6سپریم ٹوڈے 516،پر بھروسہ کیا۔

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار :1999 کی فوجداری اپیل نمبر 1164-1165۔

1998 کی سی آر ایل آر۔نمبر۔ 177 اور 225۔میں الہ آباد عدالت عالیہ کے 21.1.99 کے فیصلے اور حکم۔

التاف احمد،ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل،محترمہ ریکھا پانڈے اور محترمہ سشما سوری اپیل کنندہ کی طرف سے۔

جواب دہندہ کے لیے راکیش دویدی اور راؤ رنجیت۔

مدعاعلیہ نمبر 2 کے لیے جی۔کرشنن، رادھا کرشنن اور گوپال سنگھ۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

پٹنائک، جسٹس: اجازت دی گئی۔

ریاست یو پی 1998 کے فوجداری ترمیم نمبر 177 اور 1998 کے فوجداری ترمیم نمبر 225 میں الہ آباد عدالت عالیہ، لکھنؤ بنچ کے فیصلے کے خلاف اپیل میں ہے۔متنازعہ فیصلے کے ذریعے، عدالت عالیہ نے ملزم کی طرف سے دائر دونوں ترامیم کی اجازت دی اور ملزموں کو بری کر دیا۔

ملزم ادے نارائن محکمہ کسٹمز کا افسر ہے اور ملزم ریشم والا ایک نجی شخص ہے۔استغاثہ کی طرف سے یہ مبینہ گیا ہے کہ جے پور میں کسٹم حکام نے مذکورہ ریشم والا سے 21,23,050 روپے کی رقم ضبط کی اور اس سلسلے میں معاملہ کلکٹر، کسٹم اور سنٹرل ایکسائز کے سامنے زیر التوا ہے۔ملزم ادے نارائن لکھنؤ میں کسٹمز کے ایڈیشنل کلکٹر ہیں۔مزید مبینہ گیا ہے کہ 8.11.93 پر ریشم والا بھارتیہ ایئر لائنز کی پرواز سے لکھنؤ ہوائی اڈے پر پہنچا۔پولیس کو اطلاع ملی تھی کہ ریشم والا اور ادے نارائن کے درمیان کچھ غیر قانونی لین دین ہونے والا ہے اور اس لیے ڈی ایس پی نے ایک جال بچھایا تھا۔جیسے ہی ریشم والا طیارے سے باہر نکلا اور ہوائی اڈے کی لابی میں داخل ہوا، ادے نارائن نے اس کا استقبال کیا اور پھر ان کے درمیان کچھ بات چیت ہوئی جسے آس پاس کے کچھ افراد نے سنا، جن سے استغاثہ نے پوچھ گچھ کی ہے۔مزید مبینہ گیا ہے کہ ریشم والا ادے نارائن کی ذاتی فائیٹ کار میں گیا تھا، جبکہ ادے نارائن کی سرکاری کار پر دوسرے حکام قابض تھے۔فائیٹ کار، جسے ادے نارائن چلا رہے تھے اور ریشم والا اپنے ساتھ تھا، کو پولیس حکام نے روک لیا اور جب مذکورہ رشم والا کا بریف کیس کھولا گیا تو دو لاکھ روپے کی رقم برآمد ہوئی۔یہ استغاثہ کا معاملہ تھا کہ ادے نارائن نے پہلے ریشم والا کو ٹیلی فون کیا تھا اور اسے ضروری کیس کے کاغذات اور دو لاکھ روپے کی رقم کے ساتھ آنے کو کہا تھا، تاکہ جے پور میں اس کا زیر التواء مقدمہ طے ہو سکے۔ان الزامات پر، تحقیقات مکمل ہونے کے بعد، دونوں ملزموں کے خلاف دفعات 8، 10، (2)13 کے ساتھ ساتھ بدعنوانی کی روک تھام کے قانون کی دفعات 13 (1) (ڈی) اور تعزیرات بھارتیہ کی دفعات 120-بی کے تحت فرد جُرم دائر کی گئی۔ملزم افراد نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 239 کے تحت خصوصی جج، اینٹی کرپشن کے سامنے خارج کرنے کے لیے درخواست دائر کی۔مذکورہ خصوصی جج نے 13 مئی 1998 کے حکم نامے کے ذریعے اس درخواست کو مسترد کر دیا۔مذکورہ حکم کے خلاف ملزموں نے نظر ثانی کے لیے عدالت عالیہ کا رخ کیا۔عدالت عالیہ نے متنازعہ حکم کے ذریعے دونوں ترامیم کی

اجازت دے دی اور ملزموں کو بری کر دیا، ریاست اپیل میں آئی ہے۔

استغاثہ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، مسٹر الطاف احمد نے دلیل دی کہ خارج کرنے کی درخواست پر غور کرنے کے مرحلے پر، عدالت کے لیے ثبوت کو منتقل کرنا اور ملزم افراد کے جرم کے بارے میں کسی نہ کسی نتیجے پر پہنچنا کھلا نہیں ہے۔ اس مرحلے پر عدالت گواہوں کے اعتماد کی اہلیت کا فیصلہ کرنے اور اسے منتقل اور اسکین کر کے مسترد کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوگی، جیسا کہ عدالت مقدمے کی سماعت میں کرتی ہے۔ یہ عدالت الزام عائد کرنے سے پہلے ہی ملزم کو بری کرنے کے عدالت کے اختیارات کے پیرامیٹرز کا اشارہ دے چکی ہے اور متنازعہ فیصلہ اس کے برعکس چلتا ہے۔ فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، کے مطابق تحقیقات کے دوران ریکارڈ کیے گئے بیانات کا تفصیلی جائزہ لینا اور اسکین کرنے اور منتقل کرنے کے بعد رائے قائم کرنا قانون کے تحت جائز نہیں ہے۔

دوسری طرف ملزم ادے نارائن کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل جناب راکیش دویدی اور ملزم ریشم والا کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل جناب کرشنن نے دلیل دی کہ اگر عدالت کو کافی حد تک یقین ہے کہ استغاثہ کی طرف سے پیش کردہ مواد پر غور کرنے پر کیس کے سزا میں ختم ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے، تو عدالت کا قیمتی وقت صرف مقدمے کی سماعت کے انعقاد کے لیے ضائع نہیں کیا جانا چاہیے تاکہ مستقبل کی تاریخ پر نتیجہ اخذ کرنے کے طریقہ کار کو باضابطہ طور پر مکمل کیا جا سکے اور اس نقطہ نظر سے فیصلہ دیا جا سکے، متنازعہ فیصلے کو کسی بھی طرح سے کمزور نہیں کہا جا سکتا۔ اس دلیل کی حمایت میں، ستیش مہرا بنام دہلی انتظامیہ اور دیگر (1996)9 ایس سی سی 766 میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا گیا۔ مسٹر کرشنن نے اس کے علاوہ دعوی کیا کہ ریشم والا سرکاری ملازم نہ ہونے کی وجہ سے بدعنوانی کی روک تھام کے قانون توضیعات کے تحت مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا تھا۔

بار میں حریف کے بیان کی جانچ پڑتال کرنے اور عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کی جانچ پڑتال کرنے کے بعد، ہمیں اس نتیجے پر پہنچنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ عدالت عالیہ نے جائزہ لینے پر تفصیلی دلائل پیش کر کے اور جانچ پڑتال کر کے ملزم افراد کو بری کرنے میں سنگین غلطی کی ہے۔ استغاثہ کی طرف سے پیش کردہ شواہد اور مواد۔ ہم مواد پر کوئی مثبت نتیجہ درج کرنے سے گریز کرتے ہیں کیونکہ اس سے مقدمے کی سماعت متاثر ہو سکتی ہے۔ یہ کہنا کافی ہے کہ عدالت عالیہ کے فیصلے کا محض جائزہ اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ عدالت عالیہ ملزم افراد کو بری کرنے کا حکم دینے میں اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کر گئی ہے گویا کہ سزا کے حکم کے خلاف اپیل میں بیٹھی ہو۔ جہاں تک مسٹر کرشنن کی اس دلیل کا تعلق ہے کہ کیا ریشم والا کے سرکاری ملازم نہ

ہونے کی وجہ سے بدعنوانی کی روک تھام کے قانون توضیعات کے تحت مقدمہ چلایا جا سکتا ہے، مذکورہ سوال کا جواب حال ہی میں اس عدالت کے بنچ نے پی نلمل وغیرہ بنام ریاستی نمائندے کے معاملے میں انسپکٹر آف پولیس، (1996) 6 سپریم کورٹ کے ذریعے دیا ہے۔ آج 516 اس لیے ہمیں مذکورہ دلیل میں کوئی طاقت نظر نہیں آتی۔ ان حالات میں عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ ان اپیلوں کی اجازت ہے۔ خصوصی جج کو جلد از جلد مقدمے کی سماعت جاری رکھنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

آر۔ سی۔ کے۔

اپیلوں کو منظور کیا جاتا ہے۔